بسم الله الرحمٰن الرحيم نحمده ونصلى على رسوله الكريم
عسىٰ ان يبعثك ربك مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ — قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ عہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

AL FAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ عہ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۴ رمضان ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن بھر تو اچھی رہی لیکن ۹ بجے شب کے قریب کھانسی کی تکلیف ہو گئی اللہ تعالیٰ حضور کو شفا عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے نسبتاً اچھی ہے۔ گو سر میں درد ابھی تک باقی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو کل نقرس کے درد کی تکلیف زیادہ ہو گئی تھی۔ آج ساڑھے ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ یہ ہے کہ درد کل کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کم ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزہ رکھنے کا متمنی مریض آسمان پر روزہ کے ثواب سے محروم نہیں

"جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھینگے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھیگا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں۔ اور میری صحت ایسی ہے۔ کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے۔ کہ رمضان آگیا۔ اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے۔ اور روزہ رکھوں۔ اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا۔ تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اہل دُنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں۔ ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں۔ اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلفات کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے۔ تو اس کے رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا

Digitized by Khilafat Library

کہ گویا نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ یعنی غیر مبائع مناظر کو اختیار دینا ہوگا کہ وہ جہاں سے چاہے حوالہ پیش کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس کتاب کو چاہے اپنی تائید میں پیش کرے پبلک پر ابھی واضح ہو جائے گا۔ کہ اس رنگ میں بھی مولوی عمر الدین شملوی کو سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

غیر مبائع مناظر کا اقرار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالہ سے جب خادم صاحب نے خاتم المؤمنین و الحجیابین" اور حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق خاتم المخلوقات اور اپنی نسبت خاتم الخلفاء، وغیرہ محاورات پیش کئے۔ تو سخت مجبور ہو کر غیر مبائع مناظر نے اقرار کیا کہ فی الواقع "خاتم" کا محاورہ عربی زبان میں 'افضل' کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور ان محاورات میں 'افضل' ہی مراد ہے۔

اس پر احمدی مناظر نے غیر مبائع مناظر کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے گویا اپنی زبان سے اقرار کر لیا ہے کہ "خاتم الانبیاء" کے معنی "افضل الانبیاء" کے ہیں گو ان کا اپنا عقیدہ صاف الفاظ میں اس اقرار کو بیان کرنے سے مانع ہے۔

غرضیکہ خدا کے فضل سے مولوی عمر الدین شملوی سخت شرمندہ ہوا۔ اور اس کی عربی زبان سے جہالت پبلک پر اس قدر واضح ہو گئی۔ کہ اس کو خود اقرار کرنا پڑا۔ کہ وہ عربی زبان سے محض نابلد ہے۔ اس کی حالت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو عربی عبارت یا جو حدیث وہ اپنی تائید میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ اس کی وہ ایک سطر بھی درست نہ پڑھ سکتا تھا۔ (باقی آئندہ) (نامہ نگار)

شکریہ احباب

میری اہلیہ جن کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل اچھی ہیں جن احباب نے دعا کی انکا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خاکسار۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ

جماعت احمدیہ اور احرار

ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب موگا کا وہ لیکچر جس نے احرار کی پر فریب عمارت کو جڑوں سے ہلا دیا۔ جس سے ایک طرف جماعت احمدیہ کی صداقت عظمت اور کامیابی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اور دوسری طرف احرار کی بطالت۔ پستی اور ناکامی کا فوٹو آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کے اہتمام میں یہ کتاب شائع ہو چکی ہے میں نے اور ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی اے نے اس کا مسودہ شروع سے آخر تک دیکھا۔ اور اس میں ضروری تغیر و تبدل کیا ہے۔ کتاب فی الحقیقت عجیب ہے۔ اس سے جہاں جماعت احمدیہ کے عقائد کی مدلل طور پر تبلیغ ہوتی ہے وہاں دوسری جانب احرار کے باطل عقائد اور پر فریب زندگی کے واقعات معلوم کر کے لوگوں کو ان کی اصل حقیقت سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ کتاب ۹۲ مختلف عنوانات کے ماتحت مرتب کی گئی ہے۔ جس میں نہایت اہم انکشافات شرح و بسط سے کئے گئے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ بکثرت منگوا کر اپنے علاقہ میں تقسیم کریں قیمت کم رکھی گئی ہے۔ ایک روپیہ کی دس عدد تاکہ تقسیم کرنے میں آسانی ہو۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست ۔ قے۔ تشنج۔ دردپلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدنا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر گئے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد و قعباء مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

موتی سرمہ کی دھوم!

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، کوہانجنی، لاتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر تعلیم و تربیت

تحریر فرماتے ہیں کہ " میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

موتی سرمہ اور اکسیر البدن اکٹھا منگوانے میں ۔۔۔

محصول ڈاک ۔۔۔ سرمہ خرچ ۔۔۔

بلاشبہ دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے، نیز یہ اکسیر ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (صہ) محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library

یوم سیرت النبیؐ کے لئے بہترین — اور — ارزاں ترین تبلیغی لٹریچر

انمول موتی کوڑیوں کے دام

احباب کو چاہیئے کہ آنے والے یوم سیرت ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء کے لئے مندرجہ ذیل رسائل ٹریکٹ کثیر تعداد میں جلد سے جلد منگا لیں۔ تاکہ وقت پر پریشانی نہ ہو۔ اس وقت بذریعہ ریلوے ۲½ سیر تک کا پارسل منگانا بہت فائدہ مند رہتا ہے۔ بعد میں تنگ وقت میں بذریعہ ڈاک بہت زیادہ زیر باری اٹھانی پڑے گی۔

حضرت خلیفہ اولؓ کا دلچسپ اور پر مغز مضمون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شاہ ہرقل قیصر روم کا دلچسپ مکالمہ ابوسفیان کے ساتھ فی سینکڑہ ۲/

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر مہوتسو

جس میں اسلام اور بانی اسلام کے فضائل اور تعلیم پر مفصل اور مدلل اور مؤثر بیان ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۱۰/ گورمکھی و ہندی فی سینکڑہ ۱۲/

تبلیغی در ثمین اردو

جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں سینکڑوں اشعار درج ہیں۔ ہم خرما و ہم ثواب دوہری تبلیغ ہے۔

فی سینکڑہ صرف چار روپے ۴/

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلکش تقریر

زندہ نبی و زندہ مذہب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مقابلہ کر کے نہائت ہی لطیف اور مدلل طور پر زندہ نبی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

قیمت رعائتی بجائے ۵/ کے ۳/ اور بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۱۰/

برگزیدہ رسول

جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور قوت قدسیہ کے متعلق غیر مسلم یعنی ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کی تحریریں اور نظمیں جمع کر کے غیر مسلموں پر حق تبلیغ ادا کیا گیا ہے۔

قیمت ۲/ فی سینکڑہ ۱۰/

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دلچسپ مضمون

"شاہ حبشہ کو دعوت حق" جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل نمونہ ٔ صبر دکھلایا گیا ہے فی سینکڑہ صرف ۱۲/

انسان کامل

مؤلفہ جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل

اس میں انسان کی تمام حالتوں اور مرتبوں کے متعلق ایک ایک کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود میں نمونہ دکھلا کر حضور علیہ السلام کا کامل انسان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ پیرایہ سلیس اور دلچسپ فی سینکڑہ ۱۰/ فی عدد ۲/

دُنیا کا محسن اعظم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نہائت سلیس مگر مؤثر تاریخی رنگ کا مضمون فی سینکڑہ دو روپے

کتاب گھر قادیان

بے اولاد عورتوں کو خوشخبری

اگر آپ کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ تو فوراً شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف رجوع کریں۔ شفاخانہ مذکورہ کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی ہیں جو کہ عمر رسیدہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں وسیع تجربہ رکھتی ہیں۔ سینکڑوں مایوس عورتیں ان کے ہاتھ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں (نوٹ) آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں ۱۲ روپے سے زیادہ نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ ملنے کا پتہ۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک سیدہ لڑکی عمر ۱۸ سال وطن دہلی کی جانب کسی قدر خواندہ کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔

مفتی محمد صادق قادیان

بیگمات

زنانہ ریشمی چادر جو کہ شریف بیگمات اور نیک بخت بیبیوں کیلئے عید مبارک پر اوڑھنے کیلئے ایک بینظیر اور پر لطف تحفہ ہے جو کہ ہر ایک رنگ میں نہایت ہی اعلےٰ درجے کے ڈیزائن کے مطابق چاروں طرف عمدہ بیل بوٹوں سے مزین ہیں جو کہ چادر کی شان کو دوبالا کر رہی ہیں چلنے میں مضبوط دیکھنے میں خوبصورت پہننے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ جس رنگ کی درکار ہو منگا سکتے ہیں عرض ۳ × ۱/۲ ۱ گز قیمت دو روپے چار آنے (عہ) ۱/۲ ۲ × ۱/۴ ۱ لڑکیوں کے لئے ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصولڈاک ۸ تین چادر پر محصولڈاک معاف ہوگا۔ (نوٹ) تین چادر سے زیادہ کوئی صاحب نہ منگوائیں ہمارے سٹور میں اس قسم کا بہت تھوڑا مال ہے۔

المشتہر منیجر لودیانہ سٹور حلقہ نمبر ۲ لودیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

پونا۔ ۷ر نومبر سٹی مجسٹریٹ پونا نے آج پونا کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ ۵۲ مسلمان ملزموں میں سے دو کو بری کر دیا گیا ہے۔ اور ۵۰ کو مختلف المیعاد قید اور جرمانوں کی سزائیں دی گئی ہیں۔ یہ مقدمہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۶ء کے فسادات کی صدائے بازگشت ہے۔ جو ایک گنجان علاقہ میں واقعہ مسجد کے قریبی مندر میں بھجن گانے پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان رونما ہوئے تھے مگر عدالت میں لوگوں کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ پولیس کی طرف سے متعدد مقامات میں زبردست احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں۔

سری نگر۔ ۷ر نومبر قضیہ مٹن کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کی کشیدگی کی تحقیقات کرنے کے لئے حکومت کشمیر نے جس سپیشل ٹربیونل کو مقرر کیا ہے۔ اس نے شہادت قلمبند کر لی ہیں امید ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کر دے گا۔

شنگھائی۔ ۷ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں خبروں پر زبردست محاسبہ کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ جرمنی اور جاپان کے درمیان اشتراکیت کو ملیا میٹ کرنے کے لئے ایک معاہدہ کی تکمیل عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جاپانی وزارت خارجہ نے تمام نامہ نگاروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ معاہدہ کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کی جائے

لاہور۔ ۷ر نومبر۔ سرخ قابکوں کی مبینہ سوسائٹی ابھی تک سرگرم عمل ہے۔ گذشتہ روز میڈیکل آفیسر کی کار کو آگ لگانے کا واقعہ پیش آیا۔ کار کے قریب انقلابی پوسٹر بھی پائے گئے ہیں۔ شہر کے متمول طبقہ میں اس واقعات میں روز افزوں اضافہ سے بہت سنسنی پھیل رہی ہے۔ سی آئی ڈی پولیس نہایت سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔

کراچی۔ ۷ر نومبر۔ کراچی میں لیٹر بکسوں کے خطوط جلانے کی وبا شروع ہو گئی چنانچہ کل محکمہ ڈاک کے ہرکارہ نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے لیٹر بکس سے متعدد جلے ہوئے خطوط برآمد کئے۔ ہرکارے کی رپورٹ پر اعلیٰ افسر تحقیق کر رہے ہیں۔

طہران (بذریعہ ڈاک) کچھ عرصہ پیشتر حکومت ترکیہ اور حکومت ایران کے مندوبین نے باہمی گفت وشنید کے بعد ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔ اس معاہدہ کی بعض شرائط ابھی تک قابل تصفیہ تھیں۔ چنانچہ ان کے تصفیہ کے لئے حکومت ترکیہ کا ایک وفد طہران پہنچ گیا ہے۔

پشاور۔ ۷ر نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ آئندہ کے دوران میں سرحدی کونسل برخاست کر دی جائے گی اور اس کے بعد حکومت کی طرف سے نئے انتخابات کے سلسلہ میں اعلان کیا جائے گا۔

لاہور۔ ۷ر نومبر۔ رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی لکھتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ میٹریکولیشن کے امتحانات میں بیٹھنے والی لڑکیوں کی عمر سے متعلقہ قواعد کا اجراء ۱۹۳۹ء میں منعقد ہونے والے امتحان سے شروع کیا جائے گا۔

فیروزپور۔ ۷ر نومبر۔ آر ایس ڈی کالج فیروزپور میں پروفیسر گلشن رلیا نے "جدید آئین کو تباہ کرنا ناممکن ہی نہیں بلکہ غیر مفید بھی ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں انہوں نے کہا کہ کانگرس پارٹی کا کاروان منزل مقصود کی طرف اپنا سفر جاری رکھے گا۔ اور اقلیت کو صورت حالات کے سامنے جھکنا پڑیگا۔ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق کہا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کونسلوں میں جا کر ہم فرقہ وار فیصلہ کو تبدیل کرائیں گے۔ دراصل یہ ان کی بے معنی باتیں ہیں۔ اور محض ووٹ حاصل کرنے کا حربہ ہے۔ دس سال سے پہلے فرقہ وار فیصلہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرائی جا سکتی۔

بمبئی۔ ۷ر نومبر۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان اور مینیجر کے متعلق ورانشی جس پرشنل جو کمیٹی تحقیق کر رہی تھی۔ اس نے آج اپنی رپورٹ پر دستخط کر دئے ہیں۔ یہ رپورٹ نواب صاحب بھوپال صدر بورڈ آف کرکٹ کنٹرول کو فوراً بھیج دی جائے گی۔ جہاں کمیٹی نے امرناتھ کو بری الذمہ قرار نہیں دیا۔ وہاں یہ رائے بھی ظاہر کی ہے۔ کہ اس کے خلاف کپتان اور مینیجر نے جو اقدام کیا۔ وہ بہت سخت تھا۔ کمیٹی نے ٹیم کے کپتان اور مینیجر کے طرز عمل پر بھی کافی نکتہ چینی کی ہے۔

لنڈن۔ ۷ر نومبر۔ مسٹر ایڈن سے دارالعوام میں استفسار کیا گیا۔ کہ آیا حکومت جاپان نے فارموسا میں جاپانی پولیس کے برطانوی سپاہیوں کے ساتھ ناروا سلوک کے متعلق حکومت برطانیہ کی تسلی کر دی ہے۔ مسٹر ایڈن نے جواب دیا کہ ابھی تک حکومت جاپان اس مسئلہ کے متعلق بحث کر رہی ہے

بیروت۔ ۷ر نومبر۔ بیروت میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس میں تین آدمی ہلاک اور ۱۸ مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے عیسائیوں کی اور عیسائیوں نے مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لیں۔ بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ ہائی کمشنر نے حکم دیا۔ کہ تمام دکانیں بند کر دی جائیں

میڈرڈ۔ ۷ر نومبر۔ سرکاری فوجوں کی شدید بمباری کے باوجود باغی سپاہی پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اس وقت یونیورسٹی اور اس کی ملحقہ آبادی کے نواح میں زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ باغیوں کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ باغی فوجوں نے یونیورسٹی کی متعدد عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کل تمام دن باغی توپیں شدید بمباری کرتی رہیں۔ اور ہر پانچ منٹ کے بعد شہر میں گولے پھٹتے تھے۔ آج سرکاری طیارے بھی نسبتاً زیادہ سرگرم تھے اور انہوں نے تین مشینوں کے ایک باغی طیارے کو گرا دیا۔ جس پارک میں باغی فوجیں جمع ہو کر میڈرڈ پر بم گرا رہی تھیں۔ وہاں سرکاری طیاروں نے پرواز کر کے شدید حملہ کیا اور بم گرائے۔

دہلی۔ ۷ر نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ فلسطین کانفرنس کی کونسل آف ایکشن قائم کی جائے گی۔ ممبروں کے نام صدر کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ کمیٹی کا پہلا کام مختلف صوبوں میں وفود کا بھیجنا ہو گا۔ یہ وفود چندہ فراہم کریں گے۔ اور عام مسلمانوں کو قضیہ فلسطین سے آگاہ کریں گے۔

پشاور۔ ۷ر نومبر آج صوبہ سرحد کی کونسل میں ۹ آراء کے مقابلہ میں ۲۰ آراء سے موٹروں کے ٹیکس کا مسودہ قانون منظور ہو گیا۔

میڈرڈ۔ ۷ر نومبر آخری اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ شہر پر باغی افواج قابض ہو گئی ہیں۔ بڑی بڑی عمارتیں مسمار کر دی گئی ہیں۔ اور شہر میں ہر جگہ کشتوں کے پشتے لگ گئے ہیں۔ سرکاری عمارتوں پر باغیوں نے اپنا جھنڈا لہرا دیا ہے۔ سینکڑوں اشتراکی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

طولوس۔ ۷ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوبی فرانس سے کئی ہزار والنٹیر سپانیہ کی حکومت کی امداد کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل فرانکو نے جوابی تحریک کے طور پر ایک پادری کو اس علاقہ میں بھیجی ہے۔ تا کہ وہ باغیوں کے لئے رضاکار بھرتی کرے۔

امرتسر۔ ۷ر نومبر۔ گندم ہاکہ ۲ روپے ۱۳ آنے ۳ پائی۔ گندم جیت ۲ روپے ۱۴ آنے ۳ پائی۔ سونا ۳۴ روپے آٹھ چاندی ۵۲ روپے ۱۲ آنے ہے۔

لنڈن۔ ۷ر نومبر۔ اطلاع موصول ہے کہ سکاٹ لینڈ میں ماہی گیر لڑکیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے

کشن گنج۔ ۷ر نومبر۔ مولوی بدیع الزمان ممبر لیجسلیٹو اسمبلی ایک مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

Digitized by Khilafat Library

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library

پنجاب اسمبلی کا انتخاب

مسلم دیہاتی حلقہ تحصیل بٹالہ کے ووٹران توجہ فرمائیں

آج ملک کے گوشہ گوشہ میں آئندہ پنجاب اسمبلی کے الیکشن کے لئے جدوجہد جاری ہے اسمبلی کا ہر ایک امیدوار اور اس کے رفقاء رات دن پراپیگنڈا میں مشغول ہیں۔ لیکن بہت خوش قسمت ہیں۔ وہ لوگ جن کے علاقوں سے ایسے قابل اور آزاد خیال امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ جو ان کے سیاسی حلقوں اور مفادات کی حفاظت کے لئے اپنے اندر حقیقی جذبہ اور اہلیت رکھتے ہیں۔

تحصیل بٹالہ کے مسلم دیہاتی حلقہ کے ووٹروں کو یقیناً اس بات سے خوشی ہوگی۔ کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے سابق مبلغ اسلام انگلستان و بلاد غربیہ نے اپنے احباب اور دوستوں کی درخواست پر اس حلقہ سے بطور امیدوار کھڑا ہونا منظور فرما لیا ہے۔

جناب چوہدری صاحب کی قابلیت ان کا تجربہ۔ ان کی وسیع معلومات اور سیاسیات سے واقفیت کے متعلق مختصراً یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ چوہدری صاحب نے ۱۹۱۰ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے پاس کیا تھا۔ ۱۹۱۲ء میں علی گڑھ کالج سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مسلمانوں میں اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی سخت قلت تھی۔ اس لئے اس زمانہ میں اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے گورنمنٹ کی ایسی اعلےٰ ملازمت کا مل جانا جس میں ترقی کے لئے تمام راستے کھلے ہوں کوئی مشکل امر نہ تھا۔ لیکن جناب چودھری صاحب نے سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے کوئی خواہش یا کوشش نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت اور اپنی طاقت غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کرنے اور ہندوستانیوں اور خصوصاً مسلمانوں کے سیاسی نقطہ نگاہ کو غیر اقوام کے سامنے پیش کرنے کے لئے وقف کر دیا۔

چودھری فتح محمد صاحب سیال ۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۴ء تک تین دفعہ یورپ تشریف لے گئے۔ اور انگلستان اور دیگر بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام اور ہندوستانیوں اور مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ ان سفروں کے دوران میں چوہدری صاحب مصر۔ عرب۔ فلسطین دمشق وغیرہ کے علاوہ جنوبی افریقہ میں کیپ ٹاؤن اور ڈربن بھی تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۱۶ء میں ڈربن اور کیپ ٹاؤن میں ہندوستانیوں کی مشکلات کا موقع پر جا کر مطالعہ کیا۔ اس طرح افریقہ اور ایشیا اور یورپ کے مختلف ممالک کا آپ نے سفر کیا۔ اور انہی سفروں کے دوران میں اللہ تعالےٰ نے انہیں حج بیت اللہ کی بھی توفیق عطا فرمائی

چوہدری صاحب ضلع گورداسپور کے ایک نہایت معزز زمیندار اور اسی ضلع کے ایک گاؤں کے رہائش رکھنے والے ہیں۔ اس لئے یہاں کے زمینداروں اور کاشتکاروں کی ہر قسم کی مشکلات اور ضروریات سے بخوبی واقف ہیں اور اسمبلی میں ان کی نمائندگی کے لئے ہر طرح سے اہل ہیں۔

ضلع گورداسپور کے علاوہ چوہدری صاحب کی زرعی زمین ضلع لاہور، ضلع منٹگمری اور علاقہ سندھ میں بھی موجود ہے۔ آپ کے رشتہ داروں اور عزیزوں میں اعلےٰ سے اعلےٰ اور چھوٹے سے چھوٹے زمیندار بھی ہیں۔ اس لئے زمینداروں کے حالات اور ان کی ضروریات کے متعلق ان کا علم کافی وسیع ہے۔ اور اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار پورے طور پر بذریعہ تقریر و تحریر انگریزی اور اردو ہر دو میں بخوبی کر سکتے ہیں۔

ان حالات کے ماتحت تحصیل بٹالہ کے مسلم دیہاتی حلقہ کے ووٹروں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کو نہ صرف خود ووٹ دیں گے۔ بلکہ اپنے زیر اثر دوسرے ووٹروں کو بھی تحریک فرمائیں گے۔ کہ وہ بھی چودھری صاحب موصوف کو ہی ووٹ دیں اور ان کی پورے طور پر امداد کریں۔

اس موقعہ پر میں تحصیل بٹالہ کی تمام نیشنل لیگوں کے عہدہ داران سے بھی متوقع ہوں۔ کہ وہ بھی جناب چودھری صاحب کی کامیابی کے لئے پورے طور پر سرگرمی سے کام لیں گے۔ اور اپنے زیر اثر ووٹروں میں بھی اس کی تحریک کرتے رہیں گے۔

(خاکسار جنرل سیکرٹری گورداسپور ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ۔ قادیان)

اخبار احمدیہ

تصحیح الفضل ۱۷ر نومبر میں بیعت کرنے والوں میں میرا نام غلط چھپا ہے۔ میرا نام حکیم محمد یعقوب شاہ ہے۔ خاکسار محمد یعقوب داڑھی منڈی ضلع ملتان۔

درخواست ہائے دعا (۱) میری دختر طیبہ بیگم کے پھوڑا نکلا تھا۔ اب داخل شفا خانہ ہے۔ حالت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب سے شفاء کلی کے لئے درد دل سے دعا کی التجاء ہے۔ ڈاکٹر محمد سعید۔ مونٹ آبو (۲) مستری عبد الخالق صاحب لودھراں سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ امام الدین ملتانی مولوی فاضل قادیان (۳) عبد الرحمن خان بارہ مولہ پوری کشمیر عرصہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ نیز عبد الحق خان اندورہ کشمیر جبل پور یو۔ پی وائرلیس ٹریننگ کے لئے گئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام محمد خان سکنہ اندورہ کشمیر (۴) ہمارے والد صاحب کی ترقیات کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار کرم الٰہی بورڈنگ تحریک جدید قادیان

(۵) میرا لڑکا محمد علی قریباً چار سال سے بعارضہ پتھری بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ گل محمد مبارک پور (۶) منشی عبید اللہ صاحب لقاپوری بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں عنایت اللہ مولوی فاضل قادیان (۷) ہانگ کانگ میں ایک چینی خاندان احمدیت کے بالکل قریب آ رہا ہے۔ اس خاندان کا ایک فرد پہلے ہی احمدیت میں داخل ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ جلد ان کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دے۔ نیز دوست دعا فرمائیں۔ کہ صوفی عبد الغفور صاحب بی۔ اے اور مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل ہر دو مجاہدین کی تبلیغی کوششوں کو اللہ تعالےٰ اس ملک میں بار آور کرے۔ خاکسار محمد یوسف ہانگ کانگ (۸) گذارش ہے کہ میاں شمس الدین صاحب جو کہ ہمارے حلقہ میں مخلص احمدی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ان کے صاحبزادے میاں منور الدین صاحب بعارضہ امراض گردہ و مثانہ بیمار ہیں۔ ناظرین کرام ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں حکیم محمد جمیل فیض باغ مصری شاہ لاہور (۹) میرا لڑکا نور اللہ خان عرصہ تین ماہ سے بعارضہ بخار و ورم جگر بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ عطاء اللہ کاتب لاہور

اعلان نکاح میرے لڑکے خلیل الرحمن مولوی فاضل کا نکاح بعوض مبلغ تین سو روپیہ مہر محمودہ بیگم بنت عزیز الدین صاحب ساکن فیض اللہ چک سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۹ر نومبر کو پڑھا۔ خاکسار عبد الرحیم پٹھان۔ قادیان۔

ولادت میرے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۲۳ر اکتوبر لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بچہ کا نام رفیع احمد تجویز فرمایا۔ نور احمد خان ککے

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ رمضان ۱۳۵۵ھ

بانیٔ آریہ سماج پر احرار کا الزام کہ وہ حکومت کے پٹھو تھے

احرار کے حامی ہندو اخبارات کا عذرِ گناہ

"الفضل" کے ایک گزشتہ مضمون میں مختصراً اس حقیقت کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ احرار کی چونکہ اپنے پیدائش کے دن سے ہی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ و شقاق پیدا کر کے انہیں کمزور کریں۔ اپنے سیاسی و ملکی حقوق و مفادات کی حفاظت کے لئے متحد نہ ہونے دیں۔ اس لئے تنگ دل اور متعصب ہندو ہر موقع پر پورے زور کے ساتھ ان کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔

یہ ذکر ہم نے اس موقع پر کیا تھا۔ کہ بانیٔ آریہ سماج کے خلاف صدر احرار کی ایک نکتہ چینی پر سرکردہ آریہ اخبار "ملاپ" (۱۳ نومبر) کو اس قدر جوش آیا تھا۔ کہ اس نے نہ صرف اس نکتہ چینی کو "مولانا حبیب الرحمٰن کی بکواس" اور "دریدہ دہنی" قرار دیا۔ بلکہ احرار کے گھناؤنے چہرہ سے کسی قدر نقاب بھی سرکانا ضروری سمجھا۔ اور مزید رازہائے سربستہ کا انکشاف کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

"ملاپ" نے یہ جو کچھ کیا۔ انسانی فطرت اور غیرت کے عین مطابق کیا۔ کیونکہ صدر احرار نے آریوں کا خاص طور پر ممنونِ احسان ہونے اور بالفاظ "ملاپ" ان کی شہ پر بہت سے کام کرنے کے باوجود ان کے مہرشی کے خلاف وہ الزام لگایا۔ جو خود آریہ دوسروں کے خلاف لگانا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دوسرے آریہ اخبار بھی "ملاپ" کی تائید کرتے۔ لیکن اخبار "پرتاپ" نے "ملاپ" سے دیرینہ حسد اور عداوت کی وجہ سے اور اخبار "ہندو" نے اپنی خاص اغراض کے ماتحت ایک ایسے معاملہ میں جو بانیٔ آریہ سماج کی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ نہ صرف "ملاپ" کی ہمنوائی نہیں کی۔ بلکہ احرار کی حمایت کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ اور دونوں اخباروں نے قریباً ایک ہی رنگ اختیار کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ہندوؤں کا ایک طبقہ جو چاہتا ہے۔ کہ غلامی کی زنجیریں فوراً ٹوٹ جائیں۔ وہ مسلمانوں کو ہر وقت ہر قیمت پر اپنے ساتھ رکھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ مسلمانوں میں احرار پارٹی چاہے غلط چاہے صحیح آزادی آزادی کی چیخ و پکار کرتی ہے۔ اس واسطے آزادی کے فوری طلبگار ہندو اور احراریوں کا آپس میں قارورہ مل جاتا ہے۔ اس جماعت کے ہندو مرزائیوں کو رجعت پسند بلکہ سرکار پرست سمجھتے ہیں۔ اس واسطے ان کی اخباریں مرزائیوں کے خلاف لکھتی ہیں۔ اگر "الفضل" اس حقیقت کو سمجھ لے۔ تو اسے خود بخود سمجھ آجائے گی۔ کہ ہندو پریس احرار کی پیٹھ نہیں ٹھونکتا۔ اور مسلمانوں میں اختلافات بڑھانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مسلمانوں کی جس جماعت میں وطن کی آزادی کی تھوڑی بہت خواہش ہے۔ اس کے جذبہ کی قدر کرتا ہے۔" (ہندو ۱۶ نومبر)

"پرتاپ" کے مہاشہ کرشن صاحب کا اس بارے میں یہ ارشاد ہے۔ کہ

"احرار نے سب سے پہلے مرزائیوں کے خلاف جہاد شروع کیا۔ مذہبی حیثیت سے تو یہ جہاد اس وقت سے جاری ہے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس فرقہ کی بنا ڈالی۔ لیکن احرار کا جہاد مذہبی کے علاوہ ایک اور پولیٹیکل پہلو بھی رکھتا ہے۔ وہ مرزائیوں کے خلاف ہیں نہ صرف اس لئے کہ ان کے مسلک کی تعلیم اسلام کے خلاف بغاوت ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ وہ ہندوستان کی تحریک آزادی کے خلاف ہیں۔ مذہبی پہلو سے غیر مسلموں کو کوئی تعلق نہیں۔ یہ مسلمانوں کے گھر کا معاملہ ہے۔ وہ خود ہی نپٹ لیں۔ لیکن پولیٹیکل پہلو سے تمام ہندوستانیوں کو دلچسپی ہے۔ اور اگر احمدی اپنا طرز عمل تبدیل نہ کریں گے۔ تو احرار کے علاوہ دوسرے ہندوستانی بھی انہیں وطن دشمن سمجھیں گے۔"

قبل اس کے کہ ہم اس وجہ کے متعلق کچھ عرض کریں جس پر پرتاپ اور ہندو نے احرار کی حمایت کی بنیاد رکھی ہے۔ مہاشہ کرشن جی اور بھائی پرمانند جی سے یہ کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر وہ خود دیانندی کہلانا ناپسند نہیں کرتے تو انہیں ہمیں بھی مرزائی کہکر شرافت کی مٹی پلید نہیں کرنی چاہیئے۔

انہوں نے احرار کی حمایت کرنے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ احرار آزادی کی چیخ و پکار کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ ہندوستان کی تحریک آزادی کے حامی ہیں۔ اب اگر یہ بنیاد ہی سرے سے غلط ثابت ہو جائے۔ تو نہ صرف یہ ظاہر ہو جائیگا کہ در اصل ہندوؤں کے تنگ دل حلقہ کی طرف سے احرار کی حمایت کا موجب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ اور جو یہ ہے کہ احرار مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانے پر مقرر ہیں۔ بلکہ یہ بھی پتہ لگ جائیگا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے متعلق جو الزام جماعت احمدیہ پر لگایا جاتا ہے۔ وہ سراسر عذرِ گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔

اس بارے میں اگر ہم اپنی طرف سے کچھ کہیں تو ممکن ہے اتنا مؤثر نہ ہو۔ جتنا ایک ایسے ہندو اخبار کا بیان جو کل تک خود بھی احرار کے حامی اخبارات کے زمرہ میں شامل تھا۔ اس لئے "ملاپ" کا ہی تازہ بیان پیش کیا جاتا ہے۔

صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن نے جب یہ کہا۔ کہ "سوامی دیانند گورنمنٹ کے پٹھو تھے اور ہندوستان کو غلامی کی زنجیر میں جکڑ گئے ہیں۔" تو "ملاپ" نے اس کا جواب یہ دیا۔ کہ "گورنمنٹ کے پٹھو سوامی دیانند نہیں تھے۔ بلکہ احراری ہیں۔" اور اس کے ساتھ ہی لکھا "جو حکومت کے ایماء پر ناچتے رہتے ہیں کبھی قادیان میں کانفرنس کرتے ہیں۔ اور کبھی کشمیر کے خلاف جدو جہد کرتے ہیں میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ احراریوں نے سرکاری شہ پر کیسی حرکتیں کیں۔ اور صوبہ پنجاب میں تفرقہ کو بڑھایا اور اگر ضرورت پڑی تو میں ایسے سرکاری پٹھوؤں کو جو احراری بھی کہلاتے ہیں بے نقاب کرونگا۔"

ان سطور میں احرار کی آزادی کے متعلق چیخ و پکار کی حقیقت بالکل واضح کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی بتایا گیا ہے۔ کہ وہ سرکاری پٹھو ہیں اور صوبہ پنجاب میں تفرقہ بڑھانا انکا اصل کام ہے۔ "پرتاپ" اور "ہندو" جس نے صدر احرار سے ابھی تک یہ مطالبہ کرنیکی قطعاً ضرورت نہیں سمجھی کہ انہوں نے سوامی دیانند کو گورنمنٹ کا پٹھو اور ہندوستان کو غلامی کی زنجیر میں جکڑ دینے والا کس بناء پر قرار دیا ہے۔ اور اس طرح گویا اس الزام کو درست تسلیم کر لیا ہے) اگر "ملاپ" کے اس بیان کو درست نہیں سمجھتے۔ کہ گورنمنٹ کے پٹھو سوامی دیانند نہیں۔ بلکہ احراری ہیں" تو اس سے ثبوت طلب کریں۔ اگر وہ ثابت نہ کر سکے۔ تو پھر ہم کسی اور طریق سے ان پر احرار کی آزادی کے متعلق چیخ و پکار کی حقیقت ظاہر کرنے کی کوشش کریں گے۔

پس وہ احرار جو حکومت کے پٹھو ہیں۔ اور صوبہ پنجاب میں تفرقہ پھیلانیکے موجب انکی حمایت پر جو آریہ ہندو اخبار مصر ہیں۔ اور باوجود اس کے مصر ہیں۔ کہ انکے صدر نے بانیٔ آریہ سماج کو حکومت کا پٹھو اور آزادیٔ وطن کا دشمن قرار دیدیا ہے۔ ان کے متعلق سوا اسکے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہیں احرار کی

Digitized by Khilafat Library

ذکر و فکر

احیاءِ اسلام کی پیش گوئی کس طرح پوری ہوئی

جمالِ وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ
کیا نہ دیکھا تو نے طرف اس کے جو جھگڑا
اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ
ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں اس لئے
اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ
کہ دیا اللہ نے اس کو ملک جب کہا
اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ
ابراہیم نے رب میرا وہ ہے جو زندہ کرتا ہے
وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَ
اور مارتا ہے۔ اس نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور
اُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
مارتا ہوں۔ کہا ابراہیم نے
فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ
تو اللہ لاتا ہے سورج کو
مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا
مشرق سے تُو لا تو اس کو
مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ
مغرب سے پس مبہوت رہ گیا
الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا
وہ جو منکر ہوا تھا۔ اور اللہ نہیں
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
ہدایت کرتا ظالموں کی قوم کو۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي
یا مانند اس کے جو گزرا ایک
قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ
بستی پر اور وہ گری ہوئی تھی
عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ
اپنی چھتوں پر۔ اس نے کہا
اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ
کیونکر زندہ کرے گا اس کو اللہ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ
بعد اس کی موت کے۔ تو موت دیدی اسکو
اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ
اللہ نے سو برس کی۔ پھر اٹھایا اس کو
قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ
فرمایا کتنی دیر رہا۔ عرض کیا
لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ
میں رہا ایک دن یا حصہ
يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ
دن کا۔ فرمایا بلکہ رہا تُو
مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى
سو برس۔ پس دیکھ طرف
طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ
اپنے کھانے اور اپنے پینے کے نہیں
يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى
باسی ہوا وہ۔ اور دیکھ طرف
حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً
اپنے گدھے کے۔ اور البتہ بنائینگے ہم تجھ کو نشان
لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ
لوگوں کے لئے اور دیکھ طرف ہڈیوں کے
كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا
کس طرح ہم جوڑتے ہیں انکو۔ پھر پہناتے ہیں ہم انکو
لَحْــمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ
گوشت۔ پس جب کھل گیا اس پر۔ تو عرض کیا جانتا
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
ہوں۔ کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ
اور جب کہا ابراہیم نے۔ اے میرے رب دکھا مجھکو
كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ
کس طرح تُو زندہ کرتا ہے مردوں کو۔ فرمایا کیا نہیں
تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰي وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ
مانتا۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ اطمینان
قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ
پکڑے دل میرا۔ فرمایا تو لے چار
الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ
پرندے پھر ہلا لے ان کو اپنی طرف پھر
اجْعَلْ عَلٰي كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا
رکھدے ہر پہاڑ پر ان میں سے ایک ایک
ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ
پھر بلا ان کو آئیں گے تیرے پاس دوڑتے ہوئے
وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
اور جان لے کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

فیضانِ الٰہی کا ایک چھینٹا

رمضان شریف کی دُوسری شب کو میں گھر سے مسجد مبارک کی طرف عشاء کی نماز کے لئے جا رہا تھا۔ کہ مسجد ریتی چھلہ کے عقب سے گزرا۔ وہاں تراویح ہو رہی تھیں۔ میرے کان میں امام کی آواز صرف اتنی پڑی۔ کہ:-

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ

اس آواز کا آنا تھا۔ کہ سرکاری مدرسہ کے کونے تک پہنچتے پہنچتے یہ اور اس کے ساتھ کے دو قصے اور مُردوں کا زندہ ہونا یکدم میرے دل و دماغ میں آگیا۔ اور سارے قصے اس رکوع کے ایک منٹ میں اس طرح ہجوم کر کے آگئے۔ اور حل ہو گئے۔ کہ میں حیران رہ گیا۔ اور میں نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے فیضان کا ایک چھینٹا۔ اور رمضان المبارک کی برکات میں سے ایک برکت یقین کیا۔ اور ایمان لایا کہ کل برکۃ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ تینوں قصے یعنی ربی الذی یحیی و یمیت اور فاماتہ اللہ مائۃ عام اور فخذ اربعۃ من الطیر والے جو آیۃ الکرسی کے بعد اللہ تعالےٰ کے اسماء حی و قیوم یا اس کی صفتِ احیاء کے ثبوت میں آئے ہیں۔ ساری عمر سے میرے نزدیک ایک مقفل راز تھے اور اب چونکہ مجھے ان کی بابت خود انشراحِ صدر ہو گیا ہے اس لئے احباب کے فائدہ کی غرض سے انہیں بھی سُنائے دیتا ہوں:-

قرآنی قصص کی غرض

اصل میں قرآن مجید ایک مسلسل کتاب ہے۔ اور یہ بات پہلے سے چلی آتی ہے۔ مگر جگہ کی تنگی کی وجہ سے میں اس کا صرف یہی رکوع بیان کرتا ہوں۔ سب سے اول ہمیشہ یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ قصے گزشتہ زمانوں میں ضرور کسی نہ کسی رنگ میں واقعہ ہوئے ہیں۔ خواہ اصلی خواہ کشفی خواہ دونوں رنگ بلکہ

مگر ہم کو اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ کوئی عملی فائدہ اس کا ہمارے لئے نہیں ہے۔ ہمارا اصلی فائدہ ان قصوں سے یہ ہے۔ کہ یہ عبرت ہیں۔ یعنی آگے چل کر خود امت محمدیہ میں پیش آنے والے ہیں۔ اور اس لئے پیشگوئی ہونے کی وجہ سے ایک بڑا زبردست ثبوت صداقت اسلام کا ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید ہی خود فرماتا ہے کہ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب یعنے یہ یوسف اور یعقوب اور اس کے بھائیوں کے گزشتہ قصے نہیں ہیں۔ بلکہ امت محمدیہ میں یہ باتیں پھر اسی طرح واقعہ ہونے والی ہیں۔ اور جب واقعہ ہوں گی۔ تب ایک طرف تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر دلیل ہوں گی۔ اور دوسری طرف جو بھی امت میں ان کا مصداق ہوگا۔ اس کی صداقت کی بھی دلیل ٹھہریں گی۔ تیسرے یوسف اول کے قصہ کی بعض مشکلات بھی آئندہ آنے والے یوسفوں کے واقعات سے سمجھ میں آجائیں گی۔

میں یہاں ظاہری یعنی گزشتہ قصے اس رکوع کے بیان نہیں کروں گا صرف وہ حصہ بیان کروں گا۔ جو اس امت کے لئے بطور پیشگوئی ہے۔ اور پھر میں اپنی عادت کے مطابق نہ ترجمہ کروں گا اور نہ تفسیر۔ بلکہ ایک مسلسل بیان جو ساری باتوں پر مشتمل ہوگا۔ وہ لکھ دوں گا پھر آپ قرآن مجید آگے رکھ کر اس کی تصدیق کریں۔ اور اگر کوئی غلطی پائیں تو اس کی اصلاح کر دیں۔

یہ سارا رکوع اس مضمون کا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب حضور کے ذاتی برکات اور انوار امت محمدیہ میں سے جاتے رہیں گے۔ تو پھر دین اسلام جو قیامت تک زندہ رہنے والا مذہب ہے۔ وہ کس طرح زندہ رہے گا اور اللہ تعالےٰ نے وہ کیا سامان احیائے اسلام کے رکھے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ ہمیشہ ایک زندہ مذہب کہلائے گا سو اس رکوع میں یہ بیان ہے۔ کہ تین باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دین اسلام کو زندہ رکھیں گی۔

تازہ بتازہ نشانات

پہلی چیز جو اسلام کو دشمنوں کے مقابلہ میں زندہ رکھیگی۔ وہ خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانات ہوں گے۔ جو ہر زمانہ میں مخالفوں کے مقابل پر دکھائے جائینگے مثال کے طور پر ایک بیان کر دیتا ہوں۔ مثلاً ابراہیم ثانی (مسیح موعود) سے ایک شخص لیکھرام نے بہت جھگڑا کیا۔ صرف اس لئے کہ ملک کا اکثر حصہ اس کی پشت پر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی کی۔ کہ اسلام کا خدا سچا خدا ہے۔ جو زندہ کرتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ وہ اسلام کو زندہ کرے گا۔ اور ایک جماعت میں نفخ روح کرے گا۔ اور اسے قائم کریگا اور دوسرے مذاہب باطلہ کو اسلام کے مقابلہ میں ہلاک کر دے گا۔ مقابلہ پر لیکھرام نے کہا۔ کہ میں بھی زندہ کرتا ہوں۔ اور میں بھی مارتا ہوں۔ یعنیہ جس طرح تمہارا دعوےٰ ہے۔ دیکھو۔ میرے ساتھ جو آریہ سماج ہے۔ وہ تمہاری جماعت سے بڑی جماعت ہے۔ اور ہمارے شور و شر سے مسلمان مردوں کی طرح ہو رہے ہیں۔ اب بتاؤ ہیں تم سے۔ یا آریہ دھرم اسلام سے کس رنگ میں کم ہے۔ بلکہ دیکھو تو میرا ہی پلہ بھاری نظر آتا ہے۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ تیری باتیں سراسر دعویٰ بلا دلیل اور لغو ہیں۔ میرے اور اسلام کے نشانات تو سورج کی طرح چمک رہے ہیں اور میرے اور میرے سلسلہ کے متعلق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو سلسلہ پیش گوئیوں کا۔ اور پھر کل انبیاء کا ہزارہا سال سے چلا آتا ہے۔ وہ ایسا واضح ہے۔ کہ جس طرح سورج مشرق سے نکل آئے۔ اور بالکل غیر مشتبہ ہے۔ اور بالکل اسی طرح قدرتی ہے۔ اور سنت اللہ کے مطابق اور تمام مذہبی قوموں کے مسلمہ معیار پر ہے جس طرح سورج کا مشرق سے نکلنا۔ لے اب بھی میں پیش گوئی کرتا ہوں۔ کہ تو چھ سال میں اس اس طرح اور ان ان حالات میں مارا جائے گا۔ اب اگر تو واقعی احیاء و اماتت پر قادر ہے۔ تو تو اس کے برخلاف پیشگوئی کر۔ اور پھر پوری کر کے دکھا۔ اور میری پیشگوئی کو جو میرے ربّ کی طرف سے ہے۔ الٹا دے۔ گویا سورج کو مغرب کی طرف سے نکال دے۔

یہ سنتے ہی لیکھرام نے بھی کوشش کی۔ کہ مغرب سے سورج کو نکالے۔ یعنی کہدیا۔ کہ مرزا غلام احمد کا کہنا غلط ہوگا۔ اور وہ تین سال میں ہیضہ سے مر جائے گا اور میں فتح پاؤں گا۔ مگر نتیجہ کیا ہوا۔ فبھت الذی کفر۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اس چمک دمک اور زور شور سے پوری ہوئی۔ کہ وہ بھی اور اس کے ساتھ والے سب کافر بھی ہائے مرزا کہکر مبہوت ہو گئے۔ اور مر ہی گئے۔

یا مثلاً حضور علیہ السلام کے مقابل پر آتھم عیسائیت کا نمائندہ بن کر آیا اسے بھی حضور نے فرمایا۔ کہ میرا خدا اسلام کو زندہ کرے گا۔ اور جاہلیت کو مار دے گا۔ اس نے کہا۔ یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ عیسائیت فتح پائے گی۔ اور اسلام برباد ہو جائے گا۔ بلکہ میرے ساتھ تمام نصرانی ممالک یہی کہتے ہیں۔ اور نظر بھی یہی آتا ہے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اچھا تم ۱۵۔ ماہ کے اندر مردہ ہو جاؤ گے۔ اور اسلام اس طرح ایک زندہ مذہب ثابت ہوگا۔ چنانچہ وہ مبہوت ہو کر مردہ ہو گیا۔ اور ایسا مبہوت ہوا۔ کہ کہیں نیزے والوں اور کہیں سانپوں سے ڈرتا رہا۔ اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں دیوانہ وار بھاگتا پھرا۔ اور مردہ اس طرح کہ اس کی زبان اور تمام زندگی جو اسلام کے مقابلہ میں صرف ہوا کرتی تھی۔ وہ جاتی رہی۔ مگر پھر بھی لوگوں نے نہ مانا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے قسم دے کر پوچھا۔ کہ بتا تو مبہوت اور مردہ ہو گیا تھا۔ یا نہیں۔ وہ اس پر بھی اپنی غیرت دینی۔ یا زندگی کا کوئی نشان نہ دکھا سکا۔ مگر ان لوگوں کے کہنے کہانے سے کچھ اُں ہوں کی۔ اس پر دوبارہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کہا۔ کہ اب تو بالکل ہی مردہ ہو جائے گا۔ ایسا کہ کسی اندھے کو بھی دھوکا نہ رہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور تمام مخالفین اس پیش گوئی کو اس طرح پورا ہوتے دیکھ کر مبہوت رہ گئے۔ مگر ظالموں نے پھر بھی نہ مانا۔ واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔

یا اسی طرح حضور نے احمد بیگ ہوشیارپوری۔ اور اس کے متعلقین کو کہا۔ خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ کہ اب تم فنا ہو جاؤ گے۔ اور میں اور میری ذریت ہی زندہ رہے گی۔ اس پر آپ کے قبیلہ کے ان تمام لوگوں نے کہا۔ کہ نہیں بلکہ ہم زندہ رہیں گے۔ اور تم فنا ہو جاؤ گے دیکھو۔ ہمارا جرگہ۔ اور ہمارا اثر زبردست ہے۔ اور سارا ملک ہماری تائید میں ہے حضور نے فرمایا۔ اچھا۔ میں خدا کی طرف سے یہ پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ تم تین سال میں۔ اور تمہارا داماد اڑھائی سال میں مر جاؤ گے۔ اور میں زندہ رہوں گا۔ اور تمہاری لڑکی میری زوج بن جائے گی۔ اگر طاقت ہے۔ تو اس کے برخلاف کر کے دکھاؤ۔

انہوں نے بھی زور لگایا۔ مگر آخر کیا ہوا۔ احمد بیگ ۶۔ ماہ میں فوت ہو گیا۔ اور وہ سب خاندان مبہوت ہو گیا۔ اور شکست کھا گیا۔ اور ایک زوج کی جگہ اس خاندان نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی ازواج دیں۔ یعنی بہت سے ان میں سے مرید بن گئے۔ اور باقی مبہوت ہو کر خاموش ہو گئے۔ مگر پھر بھی ظالموں نے نہ مانا اور اب تک یہی کہتے ہیں۔ کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔

پس اسلام کا ایک احیاء قیامت تک ان زندہ نشانات کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو ہمیشہ مخالفوں۔ اور بحث کرنے والوں۔ اور جھگڑنے والوں کے مقابل پر پیش کئے جائیں گے اور فریق مخالف کو شکست فاش دیکر اسلام کی زندگی کا ثبوت دیں گے۔ اور ان نشانات کو دیکھ کر نسل انسانی کی روحانی زندگی باقی رہے گی۔ اور دشمن دعوے کے مقابل دعوےٰ تو کر سکے گا۔ مگر جب روشن نشان اور سورج چڑھنے کا وقت آئے گا۔ تو مبہوت ہو کر رہ جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library

احیاء بذریعہ مجددین

دوسرا احیاء جو دوسرے قصہ میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ بذریعہ مجددین کے ہوگا۔ جو ہر سو سال کے بعد مبعوث ہوتے رہینگے۔ اس قصہ میں اللہ تعالےٰ نے گویا یوں ظاہر کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بجائے ہر مجدد کے خود مبعوث ہوا کریں گے اور ہر دفعہ ایک سوال کریں گے۔ اور دوسری دفعہ اس سوال کا جواب پائیں گے۔ یعنی آپ اسلام کی مُردہ بستی پر کشفی نظر کے ساتھ گذریں گے تو اس کی یہ حالت ہوگی۔ کہ وہ برباد نظر آئے گی۔ آپ دعا فرمائیں گے۔ کہ الٰہی یہ بستی پھر کیونکر زندہ ہوگی۔ تو اللہ تعالےٰ آپ کو سو سال تک موت دیدیگا۔ پھر سو سال کے بعد ایک مجدد کے وجود میں آپ کی بعثت کرے گا۔ اور آپ زندہ ہونگے۔ اس وقت پوچھے گا کہ اے میرے حبیب تو کتنی دیر اس حالت میں رہا۔ آپ فرمائیں گے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی کل کی بات ہے۔ پھر خدا فرمائیگا۔ کہ نہیں یہ تیری دوسری بعثت ہے۔ یعنی اب تو دوسرے مجدد کے بروز میں آیا ہے اور سو سال تیری اس سے پہلی بعثت کو گذر چکے ہیں۔ اور اب تک تیرے زندہ مذہب کے وہ فیوض چل رہے ہیں۔ اور تیرا طعام اور شراب اور مذاہب کی طرح باسی نہیں ہوا۔ بلکہ ایک مجدد سے لیکر دوسرے مجدد کی بعثت تک تائید ونصرت اور علوم اور الہام الٰہی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ بلکہ برابر جاری ہے۔ اچھا اب ذرا اپنے گدھے کو بھی دیکھ لے یعنی مولوی ملانوں کو جو کمثل الحمار یحمل اسفارا ہوا کرتے ہیں۔ ان کا البتہ بُرا حال ہے چمڑا اتر گیا ہے۔ اور گوشت گل گیا ہے اور بس استخوان بیش سگان انداختم والی ہڈیاں باقی رہ گئی ہیں۔ مگر دیکھ تیری اس بعثت کی برکت سے تیرے دیکھتے دیکھتے اس پر بھی گوشت اور کھال چڑھ جائے گی۔ اور یہ بھی زندہ ہو کر مخالفین کو لیسے دولتے مارے گا کہ وہ بھی یاد کریں گے اور امت کی باربرداری کا کام دینگے۔ اور ہم تجھے خود دائمی زندگی کا نشان بنائیں گے اور تو زندہ رسول اور زندہ نبی کہلائے گا۔

جب یہ سب باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر صدی میں پوری ہوتی دیکھ لینگے تو فرمائینگے۔ کہ واقعی اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے۔ اور جیسا اس نے مجھسے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ میں ہر صدی پر مجدد بھیجتا رہونگا اسی طرح اس نے اپنے فضلوں سے وُہ وعدہ پورا کرکے بھی دکھا دیا۔ الحمد للہ۔ کہ وہ کیسا قادر خدا ہے۔!

سو دوسرا رنگ احیاء اسلام کا یہ ہے یعنے بذریعہ مجددین کے ہر سو سال میں ایک دفعہ خاص احیاء۔

احیاء بذریعہ ایک نبی کے جو مسیح موعود ہے

یہ احیاء بذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چوتھے طیر کے ہوگا۔ جس کا انتظار تمام عالم اسلامی کو تھا۔ یعنی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت کی دائمی ہدایت کے لئے دعا کی تھی۔ اور عرض کیا تھا۔ کہ یا الٰہی قیامت تک میری نسل چلے گی۔ اور وہ آسمان کے تاروں اور صحرا کی ریت کے دانوں سے زیادہ ہوگی۔ تو ان کی ہدایت یعنی احیائے موتےٰ کا کیا انتظام ہوگا۔ (تو جب فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام) اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم چار طیر یعنی عظیم الشان نبی تیری اولاد ہی میں سے ان کی ہدایت اور احیاء کے لئے پیدا کرینگے۔ ایک موسےٰ علیہ السلام دوسرے عیسےٰ علیہ السلام تیسرے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور چوتھے حضور احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اب قرآن کے اترنے کے وقت تک تین طیر تو آچکے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتایا۔ کہ آئندہ اسلام کا دوبارہ ایک عظیم الشان اور آخری خاص الخاص احیاء اس چوتھے طیر کی وجہ سے ہوگا جس کا انتظار ہے۔ اور جو ابھی نہیں آیا۔ یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام۔ سو اس قصہ میں اس پیشگوئی کو اور اس وقت اسلام کے غلبہ کو جو اللہ تعالےٰ کے اسماء عزیز وحکیم کے ماتحت ہوگا۔ بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ احیا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بلکہ اس ایک ذات والا صفات میں ہی ہم نے تینوں قسم کے احیاء ملاحظہ کر لئے۔ یعنی نشانات لا انتہا اور عظیم الشان جن سے تمام مخالفین مبہوت ہو گئے۔ اور بحیثیت چودھویں صدی کے مجدد ہونے کے بھی ان کی تجدید دیکھ لی۔ اور ایسی کہ جیسے چودھویں کا چاند۔ اور پھر بحیثیت ایک نبی کے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے رنگ میں بھی ان کا جلال دیکھ لیا۔ جیسے آفتاب نصف النہار۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اللھم صل وسلم علیہ وعلیٰ مطاعہ محمد والہ وخلفائہ اجمعین

آمین

ایک طریقہ ان امور کے ظاہر ہونیکا

واضح ہو۔ کہ یہ باتیں کس طرح حل ہوتی ہیں؟ اس کا جواب ہے۔ کہ خدا کے فضل سے۔ مگر ایک طریقہ ان کے حل کا اللہ نے یہ بھی رکھا ہے۔ کہ ہر مقفل صندوق کے لئے ایک کنجی وہیں اس کے قفل کے پاس لٹکتی ہے۔ اور جب تک وہ نہ ملے وہ قصہ راز سربستہ رہتا ہے۔ سو اس دفعہ فرشتے نے وُہ کنجی امام صلوٰۃ کی زبان کی معرفت سامنے پھینک دی۔ یعنی بتا دیا۔ کہ مِائَۃ عام اس قصہ کی کنجی ہے۔ سابقہ ہی معلوم تھا۔ کہ ایک مائۃ عام ایک حدیث میں بھی آیا ہے۔ اور وہاں وہ مجددین کے بارہ میں ہے۔ اس لئے یہ سو سال قرآنی اور وہ سو سال حدیث والے ایک ہی چیز ہیں پس یہ کنجی ملنی تھی۔ کہ پھر دوسری کنجیاں اس سیف کی یعنی حمار والی اور طعام اور شراب والی وغیرہ پہلے ہی علم میں تھیں فوراً چٹ چٹ سارے قفل کھل گئے۔ اس کے بعد چونکہ یہ معلوم تھا۔ کہ قرآن مجید ایک مسلسل کتاب ہے۔ اس لئے اگلا اور پچھلا قصہ دونوں اسی مضمون کے ہونے چاہئیں اور وہاں بھی حاجّۃ کا لفظ اور بُہِتَ الذی کفر کی کنجیاں مل گئیں۔ اور بحث مباحثہ اور جھگڑے کے الفاظ کے ساتھ ہی آتھم اور لیکھرام اور احمد بیگ نظروں کے سامنے آکھڑے ہوئے۔ اور نشانات کا قصہ حل ہوگیا۔ پھر دوسری طرف دیکھا۔ تو طیر کی تشریح پہلے ہی حضرت خلیفۃ المسیح کے طفیل علم کے اندر آچکی تھی۔ یکدم اگلی پچھلی باتیں ملا کر سارے رکوع کی پیشگوئیاں حل ہوگئیں۔ پس صرف کنجی ملنے کی یا اس سے بہتر یہ لفظ ہوگا۔ کہ بجلی کی سوچ (Switch) دبانے کی دیر تھی۔ جو اس وقت یکدم بجھا دی گئی۔ کہ فوراً بجلی کی روشنی جگمگ کرنے لگی۔ اور سب اندھیرا ان قصوں کا دور ہوگیا اور قرآن مجید کے اس رکوع کا ایک بطن حل ہوگیا۔ اس بات کے بتانے کی غرض یہ ہے کہ آپ خود بھی کنجی یا سوچ کو ڈھونڈتے رہیں اور وہ وہیں ہوتی ہے۔ جہاں مقفل صندوق یا اندھیرا کمرہ ہوتا ہے۔ جب اس ایک لفظ کا پتہ لگ جائے۔ تو پھر وہ خزانہ ظاہر آجاتا ہے۔ یا وہ اندھیرا کمرہ روشن ہوجاتا ہے اور باقی سوچیں بھی نظر آنے لگتی ہیں۔ سو اس رنگ میں قرآن کے ہر قصہ کو پڑھو۔ اور اُسے پیشگوئی سمجھو۔ اور اسے حل کرنے کے لئے اگر فوری طور پر خدا ہی کی طرف سے وہ قصہ حل نہ ہوجائے۔ تو اس کا ایک ایک لفظ غور سے دیکھو۔ کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کبھی کنجی باہر سے فرشتہ پھینک دیتا ہے۔ کبھی تفکر کرنے سے وہ خود وہیں ملجاتی ہے۔ اور سارا مسئلہ حل ہوجاتا ہے۔ مگر خود اس مضمون کا سمجھنا بھی کچھ معرفت چاہتا ہے۔ یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً ؁

حضرت امیر المومنین کے ارشاد پر حصہ وصیت میں اضافہ

(۹) بابو محمد شفیع صاحب موصی نمبر ۲۴۴۵ ساکن نوشہرہ چھاؤنی	۱/۱۰	حصہ کی بجائے	۱/۹
(۱۰) مولوی رفیع الدین صاحب ساکن ڈھڈرانجھا ضلع شاہ پور	۱/۹	،، ،،	۱/۸
(۱۱) میاں عبداللہ صاحب ساکن جنڈو ساہ ضلع سیالکوٹ	۱/۱۰	،، ،،	۱/۹
(۱۲) حسین بی بی صاحبہ زوجہ میاں عبداللہ صاحب نانڈور	۱/۱۰	،، ،،	۱/۹
(۱۳) مرزا احیا ء بیگ صاحب کلانور ضلع گورداسپور	۱/۱۰	،، ،،	۱/۹
(۱۴) بابو نواب دین صاحب لاہور	۱/۶	،، ،،	۱/۵
(۱۵) میاں خدابخش صاحب کریم پورہ	۱/۱۰	،، ،،	۱/۹
(۱۶) بی بی مہدی شاہ صاحب سکنہ ڈھڈرانجھا	۱/۱۰	،، ،،	۱/۹
(۱۷) جناب چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب	۱/۱۰	،، ،،	۱/۹
(۱۸) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال	۱/۱۰	،، ،،	۱/۹

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) گذشتہ اٹھارہ سال میں کیا سے کیا ہوگیا؟ (۲) قادیان و ہسپانیہ (۳) عراق و برطانیہ

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

۱۱ر نومبر ۱۹۳۶ء کو جنگِ عظیم (۱۹۱۴ء-۱۹۱۸ء) کو خاتمہ ہوا۔ اور ماہ رواں کی گیارہ کو اسے پورے اٹھارہ سال ہوگئے۔ جو بربادی خونریزی اور بے نظیر تباہی اس قیامت کے زلزلہ سے زمین پر آئی۔ اس کے سامنے عذابِ الٰہی کی پہلی شالیں بے حقیقت معلوم ہوتی ہیں۔ مگر دنیا نے اس سے سبق نہیں لیا بلکہ پہلے سے زیادہ شوخی شرارت آسمان سے لڑائی خدا سے تغافل ہوگیا۔ جن اعمالِ بد کے باعث آسمان زمین سے کھچ گیا تھا۔ ان کی پہلے سے کثرت ہے، وہی دوڑ لیا کا جُوا وہی شراب کے دور وہی بدکاری کی کثرت۔ وہی رنگ کی تمیز وہی ظلم وہی جور۔ وہی زرپرستی وہی زمین کے حصول کے لئے رقابت پہلے سے بڑھے یگانہ رہے اور پھر سے جنگی سامان کی پُر زور زیادہ خطرناک ترقی کے ساتھ تیاریاں ہیں خشکی تری اور فضا میں عقل کو حیران کردینے والے آلاتِ بربادی کے ساتھ ایک انسان دوسرے کی ہلاکت کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ کل انبیا کے زمانوں کی خرابیاں کل قوموں کی سیاہ کاریاں پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر موجود ہیں۔ دیو بدی کا لشکر ہر ایک طرح آراستہ پیراستہ و مسلح ہوکر میدان میں پھر سے آموجود ہوا ہے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ خدا کا ہولناک دن خلافتِ ثانیہ کے ساتھ ۱۹۱۴ء میں شروع ہوکر ۱۹۱۸ء میں ختم ہوگیا۔ اور اب شہزادہ امن کی حکومت سے دنیا فائدہ اٹھائے گی مگر ہمارا خیال غلط نکلا۔ جنگ بیں التوا تھا۔ ابھی آدم کے دشمن کا سر مکمل کچلا نہیں گیا۔ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء ہم کیا سن رہے ہیں۔ یہ کہ:۔

(۱) "دنیا کی موجودہ حالت کی نظیر پہلے نہیں ملتی۔ تمام اقوام کی حیثیت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ اور عالمگیر انقلاب کی دھمکی دیتی ہے۔ کسی ایک قوم کی تباہی لانے کے سامان نہیں۔ بلکہ کل دنیا کی ہلاکت نظر آرہی ہے۔" (سر جارج پیش)

(۲) "بیکاری و کساد بازاری سے مجبوری کی انتہائی حالتِ یاس۔ ماحول کے اثرات اور بھیڑ چال جبلت نے مل ملا کر ایسے واقعات کا ایک سلسلہ رونما کر دیا ہے۔ اور ایسی عام رو پیدا کردی ہے۔ جو اب کسی فردِ بشر کسی حکومت اور کسی ملک کے بس کی نہیں" (مسٹر مانٹیگ نارمن)

(۳) "طوفانِ نوح کے وقت سے اب تک شائد ایسی خطرناک اور وسیع الاثر حالت کبھی رونما نہیں ہوئی" (پاپائے روم)

(۴) "گذشتہ جنگ میں ہم نے ان تباہیوں اور قتل عام کے مقابل جو نئی جنگ میں ہمارے منتظر ہیں کچھ بھی نہیں دیکھا!"

(پروفیسر کینن)

(۵) موت اور بربادی کے سامان جو سائنس کے ذریعہ تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان کو نئے الہام کی زبان میں یوں کہا جاسکتا ہے۔ کہ آگ اور زہر کی بارش شہروں پر برسے گی"

(ایڈیٹر لنڈن آبزرور)

غرض گذشتہ دس اور آٹھ سال کے اندر وہ تغیر آیا ہے۔ کہ بقول مسٹر۔ ایچ۔ جی ویلیش "یورپین تہذیب سرعت کے ساتھ پاش پاش ہو رہی ہے۔ اور لازم ہے کہ ہم نوح کے زمانہ کی طرح جبکہ طوفان آیا تھا۔ اپنے گرد و پیش کی بربادی سے بچنے کے لئے کشتی نوح" بنائیں"

آہ غافل دنیا اب تک نہیں جانتی۔ کہ نوح آگیا اور کشتی بنا گیا۔ خوش قسمت اور مبارک ہے وہ جو اس کشتی نوح میں سوار ہوئے

والله ہمچو کشتی نوحم زکردگار
بے دولت آنکہ دور بماند زلنگرم

(مسیح موعودؑ)

(۲)

اندلس کا نام تاریخ کے صفحات پر عربوں کے خون کے ساتھ منقوش ہے۔ اس اندلس اس موجودہ ہسپانیہ کا ذکر ایک مسلمان کے خون میں جوش اور طارق کے ہم مذہب کی آنکھ میں آنسو لاتا اور دل میں جذبات کو ابھارتا ہے۔ ہم نے ایسے وقت جب یورپ کے آباؤ اجداد وحشی تھے۔ سات سو سال اندلسیہ کے بنجر میدانوں میں تہذیب و تمدن کے ثمر ور درخت اسلامی خون سے سینچ کر لگائے۔ ان کے پھلوں کو تمام یورپ میں پھیلایا۔ مسیحیت نے انکو کاٹا مگر انسانوں کے قلوب سے ہماری یاد اب تک نہیں جاسکی۔ ہسپانیہ میں خانہ جنگی مسلمانوں کے آخری دور کو یاد دلاتی ہے۔ عربوں کا میڈرڈ پر حملہ اہلِ سپین سے دست بدست جنگ اور فتح۔ حکومتِ سپین کا ولنسیہ میں منتقل ہوجانا جسے اسلامی سپین کے زمانہ میں "اندلس کا شیشہ عطر" کہا جاتا تھا ایسے تازہ واقعات ہیں۔ کہ جن سے پیارے اندلوسیہ کی یاد ہمیں گواڈل کور کی وادی میں لے جاتی اور وہ وقت یاد دلاتی ہے جب لوگ کہتے تھے۔ کہ "پرندوں کا دودھ بھی یہاں تلاش سے ملنا ممکن ہے"۔ ۱۴۹۲ء نے بنو نصر اور اسلامی سپین کا خاتمہ دیکھا اور ۴۴۴ سال کے بعد پھر عرب افواج اندلوسیہ کے میدانوں میں یلغار کر رہی ہے بہت مسلمان مائیں ہیں جو مورا کو میں اپنے ان بچوں کو یاد کرتی ہوں گی۔ جو مجبوراً مسیحی لشکر کے ساتھ ہوکر سپین میں مصروفِ پیکار ہیں۔ مگر قادیان میں ایک ایسی ماں ہے۔ جو فرشتوں کی سپین پر حملہ آور فوج کے قائد اپنے مجاہد بیٹے کے لئے دست بدعا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جب اور مقامات کی چھاتیوں سے اسلام کا دودھ خشک کردیا۔ تو اسے سپینیوں کی نئی ماں قادیان کو باافراط دیا۔ اور جو دنیا کو پلایا جا رہا ہے۔ میڈرڈ پر گولہ اور باغی ہوائی جہازوں سے بمب قادیان کو نہ صرف تاریخ بلکہ اصل واقعات یاد دلاتا ہے۔ اور ہر احمدی دست بدعا ہے الٰہی ہمارے "شریف" ہمارے مجاہد سپین کو محفوظ رکھیو۔ وہ حقیقی اسلام کا علمبردار اور اندلوسیہ کے کافر دلوں کو فتح کرنے کے لئے اپنے امام کی طرف سے وہاں مامور ہے۔ ہمارے سامنے مجاہد سپین کی ماں کا ایک خط ہے۔ ہماری بہن لکھتی ہیں

"اس عاجزہ کا بچہ محمد شریف تحریک جدید کے ماتحت بسلسلہ تبلیغ ملک سپین کو گیا ہوا ہے۔ ملک سپین میں سول وار کی وجہ سے بدامنی ہے۔ شہر میڈرڈ کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے۔ اس لئے میرے بچہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اسے اپنی امان میں رکھے۔ اور حقیقی مقصد میں کامیاب فرمائے"۔

ہم بچشم تر اور دل کے درد کے ساتھ اپنی بہن کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آپ کے مجاہد بچہ کے لئے حضور امیر المومنین اور ہر احمدی دست بدعا ہے۔ کیونکہ قادیان و ہسپانیہ کے تعلق کی وُہ موجودہ زنجیر ہے اللہ اسے سلامت رکھے اور کامیاب فرمائے

(۳)

عراق کی موجودہ حکومت اگرچہ برطانیہ کے اثر اور برطانوی سیاست خارجہ کا نتیجہ ہے۔ مگر جزوی احسان کے ساتھ اگر عہد شکنی بے پروائی رعونت اور ظلم بڑھ جائے۔ تو یقیناً باغیرت افراد اور اقوام اپنے تئیں مجبور پاتی ہیں۔ کہ حرکت کریں۔ اور حرکت میں برکت ڈھونڈھیں۔ برطانیہ نے جو تباہ کن پالیسی فلسطین میں مفاد سیاست خارجہ و مذہب کے خلاف یہود نوازی کے رسوائے عالم بالفور اعلان کے ماتحت جاری کر رکھی ہے۔ اس نے عرب ملکوں میں خطرناک جوش پیدا کر دیا ہے۔ عراق کے بوڑھے مدبرین "دھیرے چلو" پر عامل ہوکر حکومت برطانیہ کو سمجھاتے رہے۔ مگر نوجوان طبقہ جس نے ہٹلر کی کتاب کیمپف مین عربی میں پڑھی۔ اور یہودیوں کی شرارتوں سے واقف ہے ہاتھ سے نکل گیا۔ بعد ازاں یہودیوں نے تو اعلان کردیا۔ کہ ان کا تحریک صیہونیت سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ عراقی رعایا اور پہلے عراقی ہیں بعد میں یہودی

مگر نوجوانوں کے غصہ سے قدیم الخیال ارباب حکومت کو نشانہ انتقام بنایا۔ عراق کا ہوائی بیڑہ باغی ہو گیا۔ دارالسلطنت پر اعلان اور بم پھینکے اور ساتھ ہی وزیر اعظم جعفر پاشا کو قتل کر دیا۔ باقی وزراء بھاگ گئے۔ خاموشی سے ان کی جگہ دوسرے نوجوان چن لئے گئے۔

شاہ غازی نے اور عراق پارلیمنٹ نے نئی حکومت پر اعتماد ظاہر کر دیا۔ اور ڈاؤننگ سٹریٹ نے خاموشی سے غیر مطبوع پانی کڑوا گھونٹ کر کے پی لیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اندر ہی اندر بدقسمتی سے انگلستان سے بیگانہ ہوتا جا رہا ہے۔ ورنہ ترکی کے مقابل عربوں سے جو وعدے تھے۔ ان کا ایفا کرنا مقدم تھا اور یہودیوں کی خاطر مسلمانوں اور عیسائیوں سے بگاڑنا ان پر سختی کرنا آئین جہانبانی کے منافی تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نئی عراقی حکومت کو کچھ سوچ اور بہت کچھ لنڈن کے آپ کے دکھانے سے یہ احساس تو ہو گیا ہے کہ انگریزوں سے بنائے رکھنا ان کے لئے مفید ہے۔ اور برطانیہ کے ارباب حل وعقد نے بھی محسوس کر لیا ہے۔ کہ یہود نوازی ان کو بحیرہ روم و بحیرہ قلزم کے سواحل اور دجلہ و نیل کے کناروں پر دیر تک با اثر نہیں رہنے دے گی۔ اور یہ اثرات اطالیہ کی بڑھتی ہوئی طاقت اور جاپانی رقابت کے وقت ضروری ہیں۔ بہرحال عراق و برطانیہ ایک اصول پر بگڑے تھے۔ مگر جلد اصلاح ہو گئی۔

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

حکومت جاپان کے اہم داخلی معاملات

الفضل کے نامہ نگار مقیم کوبے کے قلم سے

کوبے ۲۲ اکتوبر بذریعہ ہوائی ڈاک) غیر ملکی تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے وزارت خارجہ اس فکر میں ہے کہ ایک ایسا مستقل کمیشن قائم کیا جائے۔ جس کے ذریعہ ان مشکلات کو دور کیا جا سکے جو اس وقت غیر ملکی تجارت کے انتظام و انصرام کی جہت سے ملک کے راستے میں حائل ہیں۔ بیرونی تجارت سے متعلق انتظامات موجودہ صورت حال میں ایسے ہیں کہ تجارت کے مختلف شعبے گورنمنٹ کے الگ الگ اداروں کے تحت میں آئے ہیں اور ان اداروں کی اب کے اختلافات آراء کی وجہ سے کوئی متفق حکمت عملی قرار نہیں پائی۔

اس دقت کو دور کرنے کے لئے وزارت خارجہ نے ایک تجویز ابھی حال میں وزیر اعظم کی خدمت میں برائے غور پیش کی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ ایک کمیشن بنایا جائے۔ جس میں ایک طرف تو وزارت ہائے مال۔ بحری بیڑہ۔ زراعت اور ذرائع آمد و رفت کے نمائندے ہوں اور دوسری طرف تاجر بھی اس کے ممبر مقرر کئے جائیں اور محصولات وغیرہ کا مقرر کرنا اور بیرونی تجارت سے متعلق دیگر ضروری سوالات اس کے فیصلہ پر چھوڑے جائیں۔

ابتداءً میں وزیر خارجہ کا خیال تھا کہ اس کمیشن کی صدارت وزیر اعظم خود قبول کریں۔ مگر مسٹر ہیروتا نے اس کی گنجائش نہ پائی اور تجویز کے اس حصہ کو چھوڑ دیا گیا۔ اب خیال ہے کہ صدارت کے فرائض کاروباری لوگوں میں سے مسلمہ قابلیت کے کسی شخص کے سپرد کئے جائیں گے۔

ایک امر تجویز مذکورہ میں قابل ذکر یہ ہے کہ اس کے مطابق غیر ملکی تجارت کے معاملات کلی طور پر وزارت خارجہ سے متعلق قرار پانے چاہئیں۔ گویا یہ تجویز وزارت تجارت کی تجویز کے براہ راست مخالفت میں ہے۔ وزارت تجارت اپنے دائرہ میں ایک وسیع شعبہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ جو تمام اس کام کو بھی اپنے ہاتھ میں لے لے جو اس وقت وزارت خارجہ کا بیرونی تجارت کا شعبہ سرانجام دے رہا ہے۔

بجلی کی ساخت کے کاروبار پر حکومت کے تصرف کے بارہ میں گورنمنٹ کی تجویز پر بدستور گرما گرم بحث جاری ہے ایک طرف وزیر تانوگامی اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ ان کی تجویز پاس ہو کر زیر عمل آ جائے اور فوجی اور بحری وزارتیں بدل و جان وزیر تانوگامی کی تائید میں ہیں۔ دوسری طرف وہ کمپنیاں ہیں جو اس وقت ملک کو بجلی فراہم کر رہی ہیں۔ چونکہ اس تجویز کے پاس ہونے کی صورت میں ان کا تمام کاروبار سرے سے ہی بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کی طرف سے اس تجویز کی سخت مخالفت ہو رہی ہے اور ملک کے کاروباری اور مالی حلقے درحقیقت دل سے ان کمپنیوں سے ہمدردی رکھتے ہیں خواہ منہ سے وہ کچھ نہ کہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آج اگر بجلی کی ساخت کے معاملہ میں یہ صورت پیدا ہو گئی ہے تو بہت ممکن ہے کہ کل کو کسی اور صنعت کے متعلق یہی سوال پیدا ہو جائے۔ ان حالات میں نہ تو اس تجویز کو گرا دینا آسان ہے کیونکہ فوجی اور بحری محکمے ملک کے دفاعی انتظامات کی تکمیل کے لئے اس کو ضروری اور لابدی قرار دے رہے ہیں۔ اور نہ ہی یہ بات خطرہ سے خالی ہے۔ کہ مخالفت کو کلی طور پر نظر انداز کر کے تجویز کو قانون کی صورت میں لا کر اس پر عمل شروع کر دیا جائے۔ تین وزراء نے مل کر چند امور کے بارے میں جو تانوگامی کی تجویز میں شامل ہیں ترمیمات تیار کی تھیں اور ان کا خیال تھا کہ یہ ترمیمات اگر وزیر تانوگامی نے قبول کر لیں تو ان کی تجویز کی مخالفت کم ہو جائیگی مگر وزیر مذکور کے ان ترمیمات کو منظور کر لینے کے باوجود مخالفت ذرہ بھر بھی کم نہیں ہوئی اور الیکٹرک ایسوسی ایشن نے اعلان کر دیا ہے کہ جب تک گورنمنٹ کی تجویز کے بنیادی اصول میں تبدیلی نہیں کی جاتی۔ کوئی ترمیم خواہ وہ کیسی ہی ہو ان کے لئے قابل تسلی نہیں ہو سکتی۔

بایں ہمہ یہ سننے میں آتا ہے کہ گورنمنٹ کی تجویز کے مطابق متعلقہ محکمہ نے بل کا مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ مسودہ مکمل ہو کر لیجسلیٹو بیورو میں بھیج دیا جائے گا۔ اور ادھر بغرض منظوری کابینہ میں پیش ہو گا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ ان مرحلوں پر چنداں دقت نہ ہو گی۔ کیونکہ اصل مقابلہ اس وقت شروع ہو گا۔ جب بل پارلیمنٹ میں پیش ہو گا۔ ایوان اعلیٰ سنا ہے اس سوال کے متعلق ابھی ترساں و لرزاں ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ ایوان عام ہی میں یہ قصہ اس طرف یا اس طرف ہو جائے۔

اس وقت یہ قیاس کرنا مشکل ہے کہ کون فریق جیتے گا۔ مگر عام طور پر یہ باور کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ میں پیش ہونے پر خوب بحثیں ہونگی۔

نیشنل لیگ کور ڈے

بحکم جناب سالار جیش و نگران اعلیٰ آل انڈیا نیشنل لیگ کور ز کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۱ نومبر کو کور ڈے منایا جائیگا اس میں علاوہ جلوس کے جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ اور صدر صاحب نیشنل لیگ قادیان کور کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد پر تقاریر فرمائینگے لہذا تمام نزدیک کی کوریں ۲۰ نومبر کو قادیان پہنچ جائیں۔ اور جو کوریں دور ہونے کی وجہ سے قادیان نہ پہنچ سکیں وہ اپنی اپنی جگہ پر کور ڈے منائیں۔ اور کور کی اہمیت اور اس کے اغراض پر تقادیر کریں۔ اور رپورٹ سے قائد اعظم صاحب کو مطلع کریں اور ایک کاپی دفتر نیشنل لیگ کور قادیان کو بھی ارسال فرمائیں۔ (دفاکسار افسر جیش قادیان)

کیا آپ کا عہد پورا ہو گیا

کیا آپ نے اپنا وعدہ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور چندہ تحریک جدید کے متعلق کیا تھا پورا کر دیا؟ اگر نہیں تو آپ کو یاد رہے کہ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے اپنا عہد سو فی صدی پورا کر دیں۔ اس لئے کہ یکم دسمبر دوسرے سال کے عہد کے پورا کرنے کی آخری تاریخ ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library

سنگرور (ریاست جیند) میں غیر مُبایعین کے ساتھ کامیاب مناظرہ

غیر مُبایع مناظر مولوی عمر الدین شملوی کی بدزبانی

۱۵ نومبر بروز اتوار سنگرور (ریاست جیند) میں جماعت احمدیہ کا غیر مبایعین کے ساتھ ایک نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔ شرائط مناظرہ کے رو سے مناظرہ کے لئے دو مضامین مقرر تھے۔ (۱) کیا قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے (۲) کیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوےٰ کیا؟

پہلا مناظرہ

پہلے موضوع پر مناظرہ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہونا قرار پایا تھا۔ مگر مناظرہ کے لئے جگہ کا انتظام وقت پر نہ ہونے کے باعث پہلا مناظرہ امکانِ نبوت کے مسئلہ پر ۱۱ بجے شروع ہوا۔ اور دو بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات مناظر اور جناب مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل صدر تھے۔ اور غیر مبایعین کی طرف سے مولوی عمر الدین شملوی مناظر اور مولوی احمد یار صاحب مولوی فاضل صدر تھے۔ ہر دو مضامین میں احمدی مناظر ہی مدعی تھا خادم صاحب نے اپنی بیس منٹ کی پہلی تقریر میں قرآن مجید کی ۲۳ آیات اور بخاری ومشکوٰۃ کی پانچ احادیث اپنے دعوے کی تائید میں پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کیا۔ کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ اس کے جواب میں غیر مبایعین کے مناظر نے عاجز آ کر شرائط مناظرہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے راہِ فرار اختیار کی۔ اور بجائے احمدی مناظر کے پیشکردہ دلائل کی تردید کرنے کے یہ اقرار کر لیا۔ کہ قرآن مجید کی ان پیشکردہ آیات سے بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول آسکتے ہیں۔ مگر نبی کوئی نہیں آسکتا۔ جس کا پبلک پر اچھا اثر ہوا غیر مبایع مناظر نے آخر وقت تک احمدی مناظر کے دلائل کو چھوا تک نہیں۔ صرف خاتم النبیین کی آیت اور لا نبی بعدی اور ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت والی احادیث پیش کرتا رہا۔ مگر جب احمدی مناظر نے کہا۔ کہ آپ نے ابھی یہ اقرار کیا ہے۔ کہ قرآن مجید کی رو سے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی آسکتے ہیں۔ تو پھر آپ کا ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت والی حدیث پیش کرنا اپنی تغلیط آپ کرنا ہے۔ کیونکہ اس میں بقول آپ کے لکھا ہے۔ کہ اب رسالت کا سلسلہ منقطع ہے۔

غیر مبایع مناظر کی بدحواسی

اس پر غیر مبایع مناظر بری طرح بوکھلا گیا۔ اور گھبراہٹ کے باعث اس قدر بدحواس ہوا کہ تمام پبلک اس کی بے کسی کی حالت دیکھ کر اس پر مضحکہ اڑاتی تھی۔ چنانچہ جب اس نے ایک موقعہ پر یہ کہا۔ کہ "خادم صاحب نے میری کسی دلیل کا جواب نہیں دیا" تو تمام پبلک بے اختیار ہنس پڑی۔ جس سے وہ سخت شرمندہ ہوا۔

لفظ خاتم کے متعلق احمدی مناظر کا چیلنج

خاتم النبیین کے متعلق خادم صاحب نے مولوی عمر الدین صاحب کو چیلنج کیا۔ کہ وہ قرآن مجید۔ احادیث صحیحہ۔ محاورہ اہل عرب سے ایک ہی مثال دکھا دیں۔ جس میں لفظ خاتم کسی صیغہ جمع کی طرف مضاف ہو۔ اور اس کے معنی بند کرنے والے یا آخری کے ہوں۔ خادم صاحب نے دعوےٰ کیا۔ کہ لغت عرب کی رو سے عربی زبان میں جب بھی لفظ خاتم کسی جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ تو اس کے معنی ہمیشہ افضل کے ہوتے ہیں۔ آخری یا بند کرنے والا نہیں ہوتے۔

شرائط مناظرہ کی خلاف ورزی

غیر مبایع مناظر اس چیلنج کو توڑ تو کیا سکتا تھا۔ اس نے بوکھلا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی پناہ لینی چاہی لیکن اس کے لئے بڑی مشکل یہ تھی کہ شرائط مناظرہ کی رو سے امکانِ نبوت والے مناظرہ میں صرف قرآن مجید اور احادیث ہی پیش ہو سکتی تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور اقوال کی رو سے مناظرہ کے لئے شام کے وقت دوسرا موضوع مقرر تھا۔ مگر چونکہ غیر مبایع مناظر کو قرآن مجید حدیث اور محاورۂ اہل زبان کے پیش کرنے کی تاب نہ تھی۔ اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی عبارتیں پڑھ پڑھ کر غلط بحث کرنا چاہتا تھا۔ جس پر جماعت احمدیہ کے صدر جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے اسے روکا۔ لیکن غیر مبایع مناظر نے اصرار کیا کہ خواہ کچھ ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے حوالے اس مضمون میں وہ پیش کرے گا۔ اسے کہا گیا کہ اب شرائط کے تصفیہ کا وقت نہیں بلکہ شرائط پر عملدرآمد کا وقت ہے۔ اور آپ ہی یہ لکھ کر دے چکے ہیں۔ کہ پہلے مناظرہ میں بحث صرف قرآن مجید وحدیث کی رو سے ہوگی۔ اور دوسرے مناظرہ میں بحث صرف اقوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنا پر ہوگی۔ تو اب آپ کو اس کی پابندی کرنی چاہیئے انہوں نے اصرار کیا۔ کہ نہیں ہمیں اجازت ہونی چاہیئے۔ اس جھگڑا کا تصفیہ کرنے کے لئے مولوی ظفر احسن صاحب غیر احمدی کو ثالث بنایا گیا۔ انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ مولوی عمر الدین شملوی اس مناظرہ میں حضرت مرزا صاحب کا کوئی ایسا قول پیش نہیں کر سکتے۔ جس میں حضرت مرزا صاحب نے اپنے کسی عقیدہ یا خیال کا اظہار فرمایا ہو۔ یا انہوں نے کسی آیت کی تشریح یا اس کا ترجمہ کیا ہو یا حضرت مرزا صاحب کی کوئی ایسی عبارت ہو جو عام ہو۔ اور جس میں کوئی عام قاعدہ زبان عربی یا محاورۂ اہلِ زبان ذکر کیا گیا ہو۔ اس فیصلہ کے بعد جب غیر مبایع مناظر نے دوبارہ تقریر شروع کی تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کانٹ چھانٹ کر پیش کرنے کی کوشش کی۔ جس پر دوبارہ مولوی ظفر احسن صاحب سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا آپ کے نزدیک مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا یہ حوالہ پیش کرنا آپ کے فیصلہ کے مطابق ہے۔ تو انہوں نے کھڑے ہو کر کہا غیر مبایع مناظر کا اس قسم کے حوالجات پیش کرنا شرائط اور میرے فیصلہ کے خلاف ہے۔ اگر مولوی عمر الدین صاحب شملوی چاہتے ہوں تو وہ ایک نئی شرط شرائط مناظرہ میں بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن غیر مبایع مناظر اس قدر بدحواس ہو گیا تھا۔ کہ اسے جا و بیجا کا امتیاز بھی نظر نہ آتا تھا۔

احمدی مناظر کی طرف سے اتمام حجت

بالآخر خادم صاحب نے کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ کہ ہم پبلک پر یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ غیر مبایع مناظر شرائط مناظرہ کی پابندی کرتے ہوئے قرآن اور حدیث کی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا دروازہ بند ہونا ہرگز ثابت نہیں کر سکتا۔ اور یہ کہ قرآن مجید اور حدیث ان لوگوں کی تائید میں نہیں بلکہ ہماری تائید میں ہے۔ اب یہ امر پبلک پر کلی طور پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ مولوی عمر الدین شملوی قرآن وحدیث اپنی تائید میں پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ اب اس خیال سے کہ غیر مبایع مناظر پبلک کو یہ مغالطہ نہ دے سکے۔

Digitized by Khilafat Library